82859 ـ کیا عورتوں کے ختنہ کرنے میں کوئی صحیح حدیث وارد ہے ؟

سوال

کیا کسی صحیح حدیث میں دلیل ملتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں یا اپنی بیٹیوں کو کسی بھی شکل یا طریقہ پر ختنہ کرانے کی اجازت دی تھی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہمارے علم میں تو کوئی ایسی حدیث نہیں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں یا اپنی بیٹیوں کو ختنہ کا حکم دیا ہو لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں یہ ثابت ہے کہ آپ نے مدینہ میں ایك ختنہ کرنے والی عورت کی راہنمائی کرتے ہوئے ختنہ کرنے کا بہتر طریقہ بتایا تھا.

سنن ابو داود اور طبرانی الاوسط، اور بیہقی میں ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا ہے کہ:

" مدینہ میں ایك عورت ختنہ کیا کرتی تھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ:

" تم بالکل ہی کاٹ کر ختم نہ کردو، کیونکہ یہ عورت کے لیے زیادہ فائدہ اور نفع مند ہے، اور خاوند کے لیے محبوب ترین اور پسندیدہ ہے "

سنن ابوداود حدیث نمبر (5271) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ایك روایت میں یہ الفاظ ہیں:

" اشمی و لاتنھکی " الاشمام ختنہ کا قلیل سا حصہ کاٹنے کو کہتے ہیں، اور النھك کاٹنے میں مبالغہ کرنے کو کہتے ہیں.

یعنی تھوڑا سا کاٹو، اور کاٹنے میں مبالغہ مت کرو.

اس کے دلائل میں وہ عمومی دلائل بھی شامل ہیں جن میں ختنہ کرنے کا ذکر آیا ہے جیسا کہ بخاری اور مسلم کی درج ذیل حدیث میں ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" پانچ اشياء فطرتى ہيں: ختنہ كرانا، زيرناف بال صاف كرنا، مونچھيں كاٹنا، ناخن تراشنا، اور بغلوں كے بال اكھيڑنا "

صحيح بخارى حديث نمبر (5891) صحيح مسلم حديث نمبر (257).

يہ مردوں اور عورتوں كے ليے عام ہے، صرف وہ اشياء جو مردوں كے ليے خاص مثلا مونچھيں كاٹنا.

اور صحيح مسلم ميں عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا سے مروى ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جب وہ چار شاخوں كے درميان بيٹھے اور ختنہ ختنہ سے چھو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (349).

اور ترمذى وغيرہ كى روايت ميں ہے كہ:

" جب دونوں ختنے مل جائيں .. "

سنن ترمذى حديث نمبر (109).

اس حديث پر امام بخارى رحمہ اللہ نے صحيح بخارى ميں باب باندھا ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اس تثنيہ سے مراد مرد اور عورت كا ختنہ ہے.

اور عورت كا ختنہ اس طرح ہو گا كہ پيشاب خارج ہونے والى جگہ پر مرغ كى كلغى جيسى چمڑى كا كچھ حصہ كاٹا جائے، سنت يہ ہے كہ وہ سارى كلغى نہ كاٹى جائے بلكہ اس كا كچھ حصہ كاٹا جائے "

ديكھيں: الموسوعة الفقهية (19 / 28).

شافعى حضرات كے ہاں اور حنبلى وغيرہ حضرات كے مشہور مسلك ميں عورتوں كا ختنہ كرنا واجب ہے.

اور اكثر اہل علم يہ كہتے ہيں كہ عورتوں كے ليے ختنہ كرنا واجب نہيں، بلكہ يہ سنت اور ان كے ليے تكريم كا باعث ہے.

ليكن يہاں ہم ايك تنبيہ كرنا چاہتے ہيں كہ اس كے طبى طور پر بھى فوائد پائے جاتے ہيں، چاہے ختنہ كرنے كے واجب ہونے ميں علماء كا اختلاف ہے. ان فوائد كا سوال نمبر (45528) كے جواب ميں بيان گزر چكا ہے.

واللہ اعلم .